غریب آتے ہیں دَر ترے غریب نواز   کرو غریب نوازی مرے غریب نواز   (حضور محدث اعظم ہند)

سیدنا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا محمد محبوب عالم اشرفی

کامل الحدیث جامعہ نظامیہ حیدرآباد

مہتمم دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا۔ یاقوت پورہ۔ حیدرآباد

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مجددِ دوراں، غوثِ زماں، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین مفسرِ اعظم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : سیدنا غریب نواز رضی اللہ عنہ

تالیف : محبوب العلماء مولانا محمد محبوب عالم اشرفی (مہتمم دار العلوم امام احمد رضا)

تصحیح و نظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)

اشاعت اُول : اکتوبر ۲۰۰۶ تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

قیمت : 20 روپئے

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ   صَلِّ عَلٰی شَفِیۡعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
مَنَّ عَلَیۡنَا رَبُّنَا اِذۡ بَعَثَ مُحَمَّدًا   اَیَّدَہٗ بِاَیۡدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحۡمَدًا
اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا   اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبٰی سے ہماری مدد فرمائی
اَرۡسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرۡسَلَہٗ مُمَجَّدًا   صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ سَرۡمَدًا
اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا   اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ   نام ہو اولیاء کے ساتھ' حشر ہو انبیاء کے ساتھ
شغل وہ ہو کہ شغل میں کر دے ہمیں خدا کے ساتھ   پڑھئے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے   نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پُکارے   تم ہمارے ہم تمہارے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْكَرِيْم

انتساب

پنجتن پاک جملہ اہل بیت اطہار بالخصوص غوث العالم سلطان التارکین قدوۃ الکبریٰ مقتدائے سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان اور مخدوم المشائخ امام العارفین سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے انتساب کرتے ہوئے جد محترم جناب مولوی سجاد خاں مرحوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان نفوس قدسیہ کے وسیلہ سے دعا گو ہوں کہ انھیں مولا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء
محمد محبوب عالم اشرفی

سبب تالیف

تمام تعریف وتوصیف اورحمد وثناء کا وہی مستحق ہے جو رب العالمین ہے جس نے لفظ کُن سے ساری کائنات کو وجود بخشا اور وہی سب کا مالک حقیقی ہے اور ہر چیز پر اس کا قبضہ واختیار ہے اور بے شمار درود وسلام ہو اس ذات بابرکات پر جو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اور وجہ تخلیق کائنات ہے۔ سلام عقیدت ہو اللہ کے اُن برگزیدہ بندوں پر جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام واکرام کا حقدار بنایا ہے ان ہی خاصان خدا میں جن قلوب کو اللہ نے اپنی معرفت کے انوار سے منور کیا اور اپنے صفات کا مظہر بنادیا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔

ارادے سیکڑوں بنتے ہیں بنکر ٹوٹ جاتے ہیں   وہی اجمیر جاتے ہیں جنھیں خواجہ بلاتے ہیں

اس شعر کے مصداق ناچیز کے دل میں خواجہ ہند کی بارگاہ میں حاضری کا اشتیاق بہت دنوں سے مچل رہا تھا کہ یکا یک پروگرام طے ہوا اور ٦/محرم الحرام ١٤٢٧ھ حضرت خواجہ غریب نواز کے روضہ انور پر اس ناچیز کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے آپ نے بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے   مرا مرتبہ بڑھایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

واپسی کے بعد مکتبہ انوار المصطفٰی جانا ہوا' وہاں پر محبّ مکرم مولانا محمد یحیٰی انصاری اشرفی بانی مکتبہ وشیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد' اور خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی (خطیب جامع مسجد محمدی گشن باغ) سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو مولانا محمد یحیٰی انصاری اشرفی نے حضور غریب نواز علیہ الرحمۃ کی حیات وخدمات کے متعلق ایک رسالہ لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا' گویا کہ مولانا نے میرے دل کی بات اپنی زبان سے کہدی کیونکہ اجمیر شریف سے واپسی پر حضرت غریب نواز کی سیرت وسوانح سے متعلق چند ضخیم کتابوں کے مطالعہ کے بعد دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ حضرت سلطان الہند کی حیات کریمہ' آپ کے اخلاق وعادات' فضائل وکمالات' مقام ومرتبہ اور آپ کے محاسن ومناقب سے متعلق ایک ایسا رسالہ

ترتیب دوں جو زبان و بیان کے اعتبار سے سادہ ہو اور ہر خاص و عام یکساں اس سے مستفید ہوسکے اور لوگ مختصر سے وقت میں آپ کے اجمالی حیات وخدمات اور کشف وکرامات سے واقف ہوکر اپنی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کریں۔

بفضلہٖ تعالیٰ حضور سیدنا غریب نواز کے فیضان کرم کے صدقے تالیف کا کام مکمل ہوا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس حقیر کاوش کو ذخیرہ آخرت بنائے اور بندۂ عاصی کو ہمیشہ بزرگوں کے دامن سے وابستہ رکھے' انعام یافتگان کے راستوں پر چلنے والا بنائے اوران کے مشن کو ساری دنیا میں بھونچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خاکپائے اولیاء

محمد محبوب عالم اشرفی

دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا

یاقوت پورہ ۔ حیدرآباد

دوشنبہ ۸/رمضان المبارک ۱۴۲۷ہجری ۲/اکٹوبر ۲۰۰۶ء

نذرانہ عقیدت

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی)

غریب آتے ہیں دَر پر تیرے غریب نواز ‏ ‏ کرو غریب نوازی میرے غریب نواز
تمہارے دَر کی کرامت یہ بارہا دیکھی ‏ ‏ غریب آئے یہاں ہوگئے غریب نواز
تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے ‏ ‏ کہ میں غریب بڑا تم بڑے غریب نواز
لگا کے آس بڑی دور سے آیا ہوں ‏ ‏ مسافروں پہ کرم کیجئے غریب نواز
نہ مجھ سا کوئی گدا ہے نہ تم سا کوئی کریم ‏ ‏ نہ دَر سے اٹھوں گا بے کچھ لئے غریب نواز
حضور اشرف سمنان کے نام کا صدقہ ‏ ‏ ہماری جھولی کو بھر دیجئے غریب نواز
زمانے بھر میں مجھے کردیا غنی سیّد ‏ ‏ میں صدقے جاؤں تیری جوگ کے غریب نواز

منقبت

(حضرت مولانا حسن رضا بریلوی)

خواجہ ہند وہ دربا ہے اعلیٰ تیرا ‏ ‏ ہے تیری ذات عجب بحر حقیقت پیارے
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا ‏ ‏ کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا
گلشن ہند ہے شاداب کیجئے جھنڈے ‏ ‏ کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغ عالم
واہ رے اَبر کرم زور برسنا تیرا ‏ ‏ تختہ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا
پھر مجھے اپنا در پاک دکھا دے پیارے ‏ ‏ تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شان رفیع
آنکھیں پرنور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا ‏ ‏ دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کے رتبہ تیرا
کرسی ڈالی تیری تخت شہ جیلاں کہ حضور ‏ ‏ محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا ‏ ‏ رہے حسؔن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

اولیاءاللہ

الحمد لله الذی جعل الافلاك والارضین والصلوٰة والسلام علیٰ من کان نبیاً وآدم بین الماء والطین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین . أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۰ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۰ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ﴾ (یونس/٦٣) خبردار ہو جاؤ ! یقیناً اولیاءاللہ (اللہ کے دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہے نہ رنج وغم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیز گاری کرتے رہے۔ انھیں کے لئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کے لئے انبیاءکرام ورسولان عظام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا......انہوں نے اپنی قوموں کے سامنے رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی نبوت ورسالت کو پیش کیا تاکہ انھیں ابدی سعادت وفیروزبختی نصیب ہو جائے۔ جن لوگوں نے اس پیغام سے روگرانی کی انھیں ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا اور آخرت میں بھی انھیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ یہ سلسلہ نبوت ورسالت چلتا رہا یہاں تک کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاءکرام کو مبعوث فرمایا اور اس سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب ومقبول پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر لاکر موقوف کردیا اور خاتم النبیین کا تاج آپ کے سرانور پر رکھ دیا گیا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں **انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی** یعنی میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے جو پیغام دنیا کے سامنے قرآن کریم کی شکل میں پیش کیا تھا اس پیغام کو رہتی دنیا تک باقی رہنا تھا اس دین متین کی ترویج واشاعت کے لئے علماء اور اولیاءآتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

مقام ولایت :

اولیاءکرام وہ بلندترین ہستیاں ہوتی ہیں جن کا ظاہر وباطن دونوں ہی پاک وصاف ہوتا ہے اور اپنے قلب کو یادالٰہی سے اس قدر روشن ومنور کرلیتے کہ وہ خود بھی روشن ہوتے ہیں

اور خلق خدا کے قلوب سے تاریکی دور کر کے انھیں راہ رشد و ہدایت پر گامزن کر دیتے ہیں ۔ اسی تصفیہ ظاہری اور تزکیہ باطنی کی وجہ سے رب کائنات انھیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرماتا ہے کہ نگاہ ولی کی ہوتی ہے اور دیکھنا خدا کا ہوتا ہے ۔ زبان ولی کی ہوتی ہے بات خدا کی ہوتی ہے ۔ ہاتھ ولی کا ہوتا ہے اور قدرت خدا کی ہوتی ہے ۔ پاؤں ولی کے ہوتے ہیں اور قوت خدا کی ہوتی ہے بلکہ رب کائنات کی بارگاہ میں اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا سے کسی چیز کو طلب کرتے ہیں تو پروردگار عالم انھیں ضرور عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ اس حدیث قدسی میں وارد ہے **لایــزال العبـــد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتــه فـاذا احببتــه کنت سمعـــه الذی یسمــع به وبصـــره الذی یبصـــربه** اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بندہ نفلی عبادات سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ۔ (بخاری شریف) یہ بندے رب کائنات کے اتنے محبوب ہو جاتے ہیں کہ اللہ رب العزت ٗ حضرت جبرئیل اٗمین کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے اے جبرئیل میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو ۔ پھر جبرئیل کے ذریعہ آسمانوں میں ندا کر دای جاتی ہے ۔ یہ اللہ کا محبوب ہے لہذا تم لوگ بھی ان سے محبت کرو ۔ سارے آسمان والے اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں ۔ پھر زمین پر بسنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے اور اسے خاص و عام میں مقبولیت عام عطا کر دی جاتی ہے چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **عـن ابـی هـریـره ان الـلـه اذا احب عبدا دعاء جبرئیل فقال انی احب فـلانـا فـاحبـه قـال فیحبه ٗ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان الله یحب فلانا فاحبوه ٗ فیحبه ٗ اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض** (مسلم)

دشمنِ اولیاء ٗ دشمنِ خدا :

اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں ایسی محبوبیت نصیب ہوتی ہے کہ اگر کوئی اُن

سے دشمنی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ سے دشمنی کرتا ہے اور پروردگارِ عالم کی طرف سے اس کے لئے جنگ کا اعلان ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے **من عاد لی ولیا فقد ادنته' بالحرب** یعنی جو کوئی میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے اُسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

یہ وہ برگزیدہ محبوب بندے ہوتے ہیں جن کے راستے پر چل کر بارگاہِ الٰہی تک رسائی ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے راستے پر چلنے کی تلقین قرآن کریم میں یوں کی گئی ﴿**اھدنا الصراط المستقیم ° صراط الذین انعمت علیھم**﴾ یعنی ہمیں سیدھے راستے پر چلا' اُن کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔

ان انعام یافتگان کو قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا ﴿**انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا**﴾ یعنی جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین ہیں جن کی سنگت بڑی اچھی چیز ہے۔ اولیاء اللہ انہی انعام یافتہ گروہ میں سے ایک ہے جن کی صحبت میں رہنا اپنی دنیا وآخرت سنوارنا اور جن کے دامن کرم سے وابستہ ہونا اپنے ایمان وعقیدے کو محفوظ کر لینا ہے چنانچہ رب کائنات نے ارشاد فرمایا : ﴿**یٰآیھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین**﴾ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو تقویٰ الٰہی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ سچوں کے صحبت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان کی صحبت ایمان تقویٰ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء کی صحبت اختیار کرنا سنت انبیاء :

حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر ہیں انہوں نے ایک ولی حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اس کی تکمیل بھی ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف رہا کہ وہ ولی ہیں یا نبی۔ جمہور علماء کرام نے انھیں ولی مانا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی تو پروردگار عالم نے پتہ یوں بتایا کہ بھونی ہوئی مچھلی جس جگہ زندہ ہوکر سمندر میں کود پڑے سمجھ لو کہ وہی تمہاری منزل ہے اور وہی تمہارا مقصود ہے۔ چنانچہ اس رہنمائی کے بعد اپنے خادم شمعون کے ساتھ روانہ ہوتے ہوئے بھوک کا احساس ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا لاؤ وہ مچھلیاں کہاں ہیں؟ تو آپ کے خادم نے حیرانی کے عالم میں عرض کیا کہ میں آپ کو بتانا بھول گیا ایک عجیب چیز میں نے دیکھی۔ ایک جگہ راستے میں جب آپ آرام کررہے تھے بھونی ہوئی مچھلیاں زندہ ہوکر سمندر میں چلی گئی۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ اللام نے فرمایا **ذالك ماكنا نبغ** وہی ہماری منزل تھی۔ پھر وہ دونوں اسی منزل کی طرف واپس ہوئے جہاں مچھلیاں زندہ ہوگئی تھیں۔ وہاں پر حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی جس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے کام کو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ آپ کے کسی بھی کام پر میں اعتراض نہیں کروں گا۔ یہ حضرات نکلے، راستے میں دریا آیا، کشتی پر سوار ہوئے، کشتی والوں نے ان سے کرایہ بھی نہیں لیا مگر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: یہ آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے آپ سے پیسہ بھی نہ لیا اور آپ نے اس کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ﴿ **الم اقل لكم انك لم تستطيع معی صبرا** ﴾ میں آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے کام پر صبر نہ کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول سے میں نے کہہ دیا، اس کے بعد کچھ نہ پوچھوں گا۔ آگے چلے، راستے میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک نہایت ہی حسین وجمیل لڑکا تھا۔ اس کی طرف بڑھے اور اسے قتل کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر اپنے آپ کو نہ روک سکے، بول اُٹھے کہ آپ ایک پاکیزہ جان کو بلا وجہ قتل کر بیٹھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں کہا، میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے کہا کہ اب اگر میں کچھ پوچھوں گا تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھئے گا۔ آگے بڑھے‘ ایک گاؤں میں گئے۔ گاؤں والے بڑے بداخلاق تھے ان لوگوں نے ان حضرات کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ جب اس گاؤں سے نکلنے لگے تو ایک دیوار جو نہایت ہی خستہ حالت میں تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس مقام پر بھی صبر نہ کر سکے اور بول پڑے کہ ان لوگوں نے اتنی بداخلاقی کا مظاہرہ کیا اور آپ نے ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ یہ سنکر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا **هذا فراق بینی وبینك** یہاں سے ہم دونوں کے راستے الگ ہوتے ہیں تو سنو ! وہ باتیں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ وہ کشتی جس کا تختہ میں نے توڑا وہ یتیموں کی تھی۔ اُس پار ایک ظالم بادشاہ رہتا ہے وہ جو اچھی کشتی دیکھتا ہے اسے چھین لیتا ہے اس لئے میں نے اس میں عیب لگا دیا۔ وہ لڑکا جس کو میں نے قتل کیا اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا تھا مجھے خوف ہوا کہ یہ کہیں اپنے ماں باپ کو بھی کافر نہ بنا دے اس لئے میں نے اس کو قتل کر دیا۔ وہ دیوار جس کو میں نے سیدھی کی وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی اُن کے والد نے اس کے اندر اُن کے لئے خزانہ رکھا تھا۔ اب وہ گرنے والی تھی۔ گر جاتی تھی تو ان کے صغر سنی کی وجہ سے دوسرے لوگ اس پر قابض ہو جاتے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس میں جہاں کہیں دوسرے پہلو ہیں وہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی نے ایک ولی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ اپنے شب روز ان کے ساتھ گذارے...... لہٰذا یہ کہنا بجا ہے کہ صحبت ولی اختیار کرنا سنت نبی ہے۔

اولیاءاللہ کی شان :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ولیوں کے مقام ومرتبے اور عظمتوں کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ﴿**لا خوف علیهم ولا هم یحزنون**﴾ یعنی نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کسی بات سے رنجیدہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب اولیاءاللہ اُن کی اپنی مرضی ومنشاء کو رب کائنات

کی مرضی ومنشاء کے حوالے کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا ہو جاتا ہے اور ہمہ دم رب کائنات کی نصرت وحمایت انھیں حاصل رہتی ہے اور ان کے قلوب سے ماسواء اللہ کا خوف وڈر نکل جاتا ہے بلکہ حد تو یہ ہے کہ اُن سے تعلق ونسبت رکھنے والا انسان تو انسان جانور بھی بے خوف وخطر ہو جاتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ جو اللہ کی ولیہ تھیں۔ اُن کی بکریاں اسی تالاب سے سیراب ہوتی تھیں جس تالاب میں شیر اپنی پیاس بجھاتا تھا۔ لوگوں نے جب اس تعجب بھرے معاملہ کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہاری بکریوں نے شیر سے کب دوستی کر لی۔ تو رابعہ بصریہ نے کہا جب سے میں نے اللہ سے دوستی کر لی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دربار میں رہنے والے کتے کا بھی ہے۔

مشہور بزرگ شیخ احمد جام جو زندہ فیل کہلاتے ہیں شیر کی سواری فرماتے تھے اور اُن کا دستور تھا کہ جس خانقاہ میں تشریف لے جاتے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب فرماتے اور تمام بزرگوں پر اُن کی ہیبت کا اس قدر سکّہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہر شیخ بلا چوں وچرا ایک گائے کا نذرانہ پیش کر دیتا۔ چنانچہ بغداد شریف آئے تو یہاں بھی حسب عادت خادم کو خانقاہ غوث میں بھیج کر ایک گائے کا مطالبہ فرمایا۔ حضور غوث اعظم نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ فرمایا کہ احمد جام ہمارے مہمان ہیں اس لئے ضرور اُن کا مطالبہ پورا کیا جائے گا اور آپ نے ایک گائے بھیج دینے کا حکم فرما دیا۔ شیخ احمد جام کو جب خادم نے خبر دی کہ گائے آ رہی ہے تو وہ اکڑ کر بولے کہ دیکھ لیا تم نے ہمارا دبدبہ۔ بہرحال حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خادم گائے لے کر چلا تو ایک دُبلا پتلا کُتّا جو خانقاہ غوثیہ کے لنگر خانہ کی ہڈیوں پر گزر بسر کرتا تھا اور دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ بھی گائے کے ساتھ چلا اور جیسے ہی شیخ احمد جام کا شیر گائے پر جھپٹا' کتے نے ایک دَم لپک کر شیر کا گلا پکڑ لیا اور اپنے پنجوں سے شیر کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور کتا' گائے کو ہانک کر خانقاہ غوثیہ میں لے آیا۔ حضرت شیخ احمد جام اپنے شیر کا حال زار دیکھ کر اور ایک لاغر کتے کی جرأت کا مشاہدہ کر کے سمجھ گئے کہ حضرت غوث اعظم کا تصرف ہے اور یقیناً یہ میرے غرور کا جواب ہے چنانچہ آپ شرمندہ ہو کر

حاضرِ دربار ہوئے اور سرکارِ غوثیت میں معافی کے خواستگار اور نظرِ کرم کے طلبگار رہوئے۔
امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

کیا دے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا　　　شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

جو لوگ مقرب بارگاہِ الٰہی ہوتے ہیں وہ تو آنے والی نسلوں میں یاد کئے جاتے ہیں اُن سے نسب رکھنے والا جانور بھی یاد کیا جاتا ہے چنانچہ اصحاب کہف کا قرآنی واقعہ اس بات پر شاہد وعادل ہے۔ یہ چند نفوس قدسیہ جنھوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے غار میں پناہ لی تو اُن کے ساتھ ایک کتا بھی ہولیا۔ یہ لوگ جب غار کے اندر گئے، پروردگارعالم نے انھیں ایک لمبی نیند سلادی یعنی 309 سال تک وہ لوگ سوتے رہے اور اس کا احساس بھی نہ ہوا اور اُن کا کتا اسی حالت میں غار کے چوکھٹ پر اپنے پنجوں بچھائے بیٹھا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ﴿**وکلبهم باسط ذراعيه بالوصيد**﴾۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کتے کا ذکر قرآن میں فرمایا اور اُس کتے کو نسبتِ اولیاء کی بناء پر جنت میں داخل کیا جائے گا چنانچہ حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پسر نوح بابداں بدنشست خاندان بنوتش گم شد　　　سگ اصحاب کہف پئے بنگاں گرفت مردم شد

نوح علیہ السلام پیغمبر کا بیٹا (کنعان) جب کافروں بدکاروں کی صحبت اختیار کیا تو وہ بھی غرقاب ہوا اور نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب سے نہ بچا سکا اور اصحاب کہف جو اللہ کے مقرب تھے ان کے ساتھ ایک کتا ہولیا تو وہ بھی آدمیوں کی طرح عظیم الشان ہوگیا اور قرآن پاک میں اس کا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالح ترا طالح کند

اللہ والوں کی صحبت ورفاقت میں رہنا اپنی بخشش ونجات کا سامان تیار کرنا ہے ان سے نسبت اور عقیدت ومحبت کا برتاؤ نجات آخرت کی ضمانت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے جب جنتی جنت کی طرف جارہے ہوں گے تو ایک شخص جو جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہوگا ایک اللہ والے کو جنتیوں کی صف میں پہچان کر اس کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا **اما تعرفنی انا الذی سقیتك شربة** (مشکوٰۃ) کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں، میں وہ

ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو پانی پلایا تھا۔ اسی طرح ایک اور دوزخی آئے گا وہ اللہ کے ولی سے عرض کرے گا **وقال بعضهم انا الذی وهبت لك وضوء** (مشکوٰۃ) میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ وضو کرایا تھا۔

وہ اللہ کا ولی بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوگا **فیشفع له فیدخله الجنة** یعنی اس دوزخی کی شفاعت کر کے اسے بھی جنت میں لئے جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے چاہنے والوں کی وہاں بھی مدد فرمائیں گے جہاں کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ انہی محبوبانِ بارگاہِ یزدانی' مقبولان در بار صمدانی' اور مقربان بارگاہ رحمانی میں حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ہیں جنھیں ہم اہل عقیدت ومحبت' عطائے رسول' خواجہ خواجگان' نائب رسول فی الہند کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں ایمانی عقیدے کی ایسی شمع جلائی جس کی روشنی سے کڑوڑوں انسانوں کے قلوب منور ومجلی ہوئے اور رہتی دنیا تک یہ شمع ہدایت گمگشتان راہِ شریعت وطریقت کی رہبری ورہنمائی کا کام دیتی رہے گی۔ آنے والے صفحات اسی مردِ کامل کی داستان حق وہدایت پر مبنی ہے۔ تعصب کی عینک ہٹا کر پڑھئے اور اپنی زندگی میں روحانی وعرفانی انقلاب پیدا کرے۔

نام ونسب : قطب الاقطاب امام الاتقیاء معین الملت والدین کا اسم گرامی سید معین الدین حسن ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی طرف سے اس طرح ہے :

خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن احمد حسین بن نجم الدین طاہر بن عبدالعزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۲۵۷)

مادری سلسلہ نسب اس طرح ہے :

بی بی ام الورع موسوم بی بی ماہ نور بنت سید داؤد بن سید عبداللہ جنبلی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبداللہ بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سید نا علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسالک السالکین)

ولادت باسعادت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی ولادت باسعادت ۱۱۴۲ء (۵۳۷ ہجری) مقام قصبہ سنجر میں ہوئی اور خراسان میں پرورش پائی۔ حضرت خواجہ خواجگان کی ولادت ساری دنیا کے لئے رحمت کا سبب ہے اور آپ کی ذات بابرکات سالکین راہِ شریعت وطریقت کی راہنمائی کا باعث ہے۔

والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے تو میں اچھے خواب دیکھا کرتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست بن گئے تھے، ولادیت کے وقت سارا مکان انوار الٰہی سے جگمگا رہا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کی جس زمانے میں ولادت ہوئی وہ بڑا پرآشوب دور تھا۔ سیسان وخراسان میں افراتفری کا عالم تھا، ہرطرف لوٹ مار کا بازار گرم، سرسبز وشادات علاقوں میں لڑائی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ملت میں انتشار وافتراق پیدا ہو چکا تھا، اخوت ومساوات کا جذبہ دم توڑ رہا تھا، عدل وانصاف کا دن دھاڑے خون کیا جارہا تھا، ہر ایک کو اپنے مفاد کی فکر دامن گیر تھی۔ لوگ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے۔ 'ملاحدہ' اور 'باطنیوں' کی جماعت نے سارے ملک میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ سلجوقی خاندان کی یادگار سلطان سنجر علاقے کا حکمران تھا۔ اس کی شوکت وشہرت کی داستانیں دور ودراز علاقے تک مشہور تھی۔ اچانک گردش ایام نے نئی کروٹ لی، تاتاریوں کے مقابلے سلطان سنجر کو شکست ہوئی اور سلطان سنجر کو فرار ہونا پڑا۔ ان ہی حالات کی وجہ سے حضرت خواجہ غیاث الدین حسن وطن عزیز کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور اپنے بیوی بچے کو لے کر خراساں چلے آئے۔ اس وقت حضرت خواجہ معین الدین کی عمر ایک سال کی تھی۔

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانب منزل لیکن　　　لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
ہوں دولت وحشمت پر ارباب عبث نازاں　　　یہاں بے سروسامانی سامان محبت ہے

ایام طفولیت : حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی بچپن کی زندگی بھی اسرار الٰہی ومعارف کے آئینہ دار تھی۔ پروردگار عالم جن حضرات سے اپنا کام لینا چاہتا ہے ان کے خمیر میں اپنے جلوے عطا فرما کر لوگوں میں انھیں منفرد وممتاز بنا دیتا ہے اور ان سے ایسی ایسی کرامتیں ظاہر فرماتا ہے جو فہم وادراک اور عقلی ومنطقی دلائل سے بالاتر ہوتی ہیں۔ غریب نواز کے بچپن ہی سے صاحب نظر افراد نے اس حقیقت کو محسوس کرلیا تھا کہ خواجہ غیاث الدین کا یہ شہزادہ دنیائے انسانیت کا پیشوا بن کر آیا ہے چنانچہ آپ کا بچپن عام بچوں سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ آپ کبھی بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے بلکہ چھوٹی سی عمر میں اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے مکان بلاتے اور کھانا کھلا کر مسرور ہوتے۔ غریب نواز کے شیر خواری کے زمانے کے بہت سے عجیب وغریب واقعات مشہور ہیں۔ خواجہ غریب نواز عام لڑکوں کی طرح کھیل کود میں اپنے اوقات کو صرف کرنے کے بجائے اللہ اللہ کرتے اور یاد الٰہی میں مست رہتے تھے اور بچوں کو بھی ذکر الٰہی کی طرف بلاتے اور فرماتے: بچو ! ہم دنیا میں کھیل کود کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ اللہ کی یاد میں مست ہوکر اللہ کو منانے آئے ہیں۔ سبحان اللہ ...... جب آپ لوگوں کو اس قسم کی نصیحت کرتے تو بزرگ حضرات آپ کی ان باتوں سے حیرت زدہ ہوجاتے اور بے ساختہ دعائیہ کلمات ان زبان سے نکلتے اور کہتے یہ لڑکا بڑا ہوکر بلند مقام حاصل کرے گا اور ان کا شمار برگزیدہ ہستیوں میں ہوگا۔ آپ شیر خواری کے زمانے میں جب کبھی کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچوں کو لیکر آتی اور اس کا لڑکا دودھ کے لئے روتا تو آپ اپنی والدہ ماجدہ کی طرف اشارہ فرماتے گویا مطلب ہوتا، اما جان اس روتے بچے کو اپنے گود میں لے لو اور اپنا دودھ پلا دو۔ معلوم یہ ہوا کہ غریب نواز بچپن ہی سے غریب نوازی فرما رہے ہیں۔ آپ کو یہ گوارہ نہیں کہ میرے گھر میں کوئی آئے اور روتا ہوا واپس چلا جائے۔ ماں اپنے لخت جگر کی فرمائش پر روتے بچے کو اُٹھا لیتی اور اپنا دودھ پلانا شروع کردیتی تھیں اور جب اپنے چھاتی سے لگاتی

تو غریب نواز مسکرانے لگتے۔ آپ اندازہ لگائیں غریب نواز کی غریب نوازی کا کہ جب شیرخوارگی میں یہ عالم ہے تو جوانی کا عالم کیا ہوگا؟ جب بھوکے اور پیاسے بچوں کو روتا دیکھ کر برداشت نہ کر پاتے اور والدہ کو دودھ پلانے کے لئے اشارہ فرماتے تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ غریب نواز اپنے مرید یا سلسلہ سے وابستہ لوگوں کو مصیبت میں روتا دیکھنا گوارہ کرسکیں۔

ہو نظر ہم پر بھی اجمیر والے ہم بھی منگتے ہیں تیری گلی کے

تیرے لطف و کرم کے سہارے بیت جائیں گے دن زندگی کے

مجذوب کی نگاہ عنایت سے انقلاب عظیم :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کو روز اول سے ہی بزرگوں' درویشوں اور صالحین کی صحبت و رفاقت میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری علیہ الرحمۃ اپنے باغ میں باغبانی کا کام کررہے تھے کہ اشارہ غیبی پاکر ایک مشہور و معروف بزرگ مجذوب حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمۃ باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی نظر جب بزرگ ہستی پر پڑی' دوڑتے ہوئے گئے اور ایک سایہ دار درخت کے نیچے بٹھایا۔ بڑے ادب واحترام کے ساتھ پیش آئے۔ استقبال کیا اور مجذوب قندوزی کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی ان کی اس تعظیم وتوقیر سے بہت خوش ہوئے اور خواجہ غریب نواز کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دی۔ جب جانے لگے غریب نواز نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی نے پوچھا اب کیا چاہئے؟ غریب نواز نے عرض کیا اور تھوڑی دیر باغ میں تشریف رکھیں۔ غریب نواز نے باغ سے ایک تازہ انگور کا غوشہ سامنے لاکر رکھ دیا اور خود دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔ حضرت مجذوب نے انگور تناول فرمایا۔ مجذوب نے غریب نواز کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ آپ رہنمائی کی تلاش میں ہیں۔ بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا اور اسے چبا کر غریب نواز کو دیا۔ کھلی کا ٹکڑا اپنے اندر اسرار و معارف کے ایسے خزانے لئے ہوئے تھا کہ اس کو کھاتے ہی دل کی دنیا بدل گئی۔ سارے پردے ہٹ گئے اور عالم ظاہر نے

عالم باطن کوعبور کرلیا' پھر کیا تھا خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے آنکھوں میں ایسا نور چھایا کہ سارے حجابات اُٹھ گئے۔ اب غریب نواز نے نئی زندگی کی نئی راہ اختیار کی۔ زندگی میں انقلاب آ گیا' دنیا سے نفرت پیدا ہوگئی۔ باغ' چن چکی اور سارا سامان بیچ ڈالا۔ ساری رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم کر ڈالا۔ ضروری سامان باندھا اور اپنے وطن عزیز کو خیر باد کیا۔ راہ حق کے طالب منزل کی تلاش میں نکل پڑے۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں :

یک زمانہ صحبت با اولیاء　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ والوں کی محفل میں اسا ساعت بیٹھنا سو سال کی عبادت بے ریا سے بہتر ہے۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی صحبت ورفاقت سے انسان کی تقدیر بدل دیتی ہے کیونکہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا خود اللہ کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کیا :

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے　　　اسے چاہئے جس کو خدا چاہتا ہے

علم شریعت کی طلب :

مشائخ طریقت اور عرفاء کاملین کا یہ طریقہ رہا کہ منزل معرفت تک رسائی کے لئے پہلے علوم ظاہری کے مراحل طے کرتے پھر عمل کی دشوار منزلوں سے آگے بڑھ کر علوم باطن کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز بھی ایسی ہی راہ کو اختیار کرتے ہوئے امی جان سے تحصیل علم کی اجازت لی اور قدم بوسی کر کے تحصیل علم کے لئے وطن عزیز کو خیر باد کیا اور علم ظاہری حاصل کرنے کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر شروع کیا اور جہاں کہیں بھی رشد وہدایت کی شمعیں روشن تھیں' بے خوف وخطر علم کی تحصیل کے لئے نکل پڑے۔ جن کے دل میں خدا کی محبت کے چراغ روشن ہو بھلا انھیں کسی بھی طرح کا کیسے رنج والم ہوسکتا ہے اور یقین جانو کہ جو بندہ خدا کا ہوجا تا ہے خدا بھی اس کا ہوجا تا ہے۔

شمیم گل مجھے کھینچے لئے جاتی ہے ہر جانب　　　جہاں وہ گل نظر آئے جھکا دوں گا جبین اپنی

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ وطن عزیز سے نکل کر اسلامی علوم وفنون کے مرکز سمرقند وبخارہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا حسام الدین علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا شرف الدین علیہ الرحمۃ سے علوم شریعت کی تحصیل میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف رہے۔ فن تفسیر وحدیث کے علاوہ علم فقہ اور علم الکلام وغیرہ جیسے علوم وفنون کا درس لیا۔ جب آپ بخارہ سے علم دین حاصل کرنے کے بعد نکلے تو آپ کو تمام علوم میں دسترس حاصل تھا۔ علم ظاہر کے حصول کے بعد آپ کے اندر علم باطن کے حصول کا ذوق پیدا ہوا اور روحانی علوم کی جستجو کا آغاز کیا تاکہ کسی ولی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر معرفت الٰہی کے حقیقی مقام کو پہونچا جاسکے۔

مرشد حق کی جستجو : حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ علم دین سے فراغت حاصل کرنے کے بعد روحانی علوم کی جستجو میں نکلے جس کے مراکز اس وقت عراق وحجاز میں قائم تھے جہاں صوفیاء صالحین اولیاء اللہ جیسی مقتدر ہستیاں بادۂ وحدت کے متوالوں کو سرشار کر رہی تھیں۔ حضرت غریب نواز پیر کامل کی تلاش میں شرق کا رخ کیا اور قصبہ ہارون میں وارد ہوئے جہاں ہادی طریق ولایت' واقف رموز ہدایت' منبع احسان حضرت خواجہ عثماہ ہارونی علیہ الرحمۃ کے میخانہ معرفت میں داخل ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے خواجہ غریب نواز کو دیکھا اور غریب نواز نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو دیکھا۔ اس سے پہلے دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا: بہت دیر کردی' تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ انتظار ختم ہوا۔ آپ کی نگاہ سے اللہ نے سارے پردے اُٹھا دیئے۔ حضرت خواجہ کے قلب پر نگاہ ولایت پڑی' آتے ہی آپ مرشد کامل کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور ان کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز بیعت کے واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں: ایسی صحبت میں جہاں بڑے معظم مشائخ حاضر تھے میں بڑے ادب واحترام سے حاضر ہوا۔ اپنے جبین نیاز کو خم کردیا' حضرت مرشد کامل نے

فرمایا' دو رکعت نفل نماز ادا کرو' میں نے حکم کی تکمیل کی ۔ فرمایا قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں' میں ادب سے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔ پھر ارشاد ہوا' سورۂ بقرہ پڑھ۔ میں نے خلوص نیت سے پوری سورۂ بقرہ پڑھی۔ پھر فرمایا ساٹھ مرتبہ **سبحان الله** کہو۔ میں نے اس کی بھی تکمیل کی ۔ ان مدارج کے بعد حضرت مرشد اعظم خود اُٹھ کھڑے ہوئے' میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا' آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ ان امور کے بعد حضرت قبلہ نے ایک خاص قسم کی ٹوپی میرے سر پر رکھ دی اور اپنی خاص کمل مجھے اُٹھائی اور فرمایا بیٹھ' میں فوراً بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ۔ میں نے ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھا' تب فرمایا کہ ہمارے مشائخ کے طبقات میں بس یہی ایک شب روز کا مجاہدہ ہے۔ جا اور کامل ایک دن اور ایک رات مجاہدہ کر۔ ان کے حکم کے مطابق میں نے پورا ایک دن اور رات عبادت الٰہی نماز و اطاعت میں بسر کی ۔ دوسرے دن حاضر ہوکر روئے نیاز زمین پر رکھا تو ارشاد ہوا بیٹھ جا۔ میں ادب سے بیٹھ گیا' پھر ارشاد ہوا اوپر دیکھ۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی' مرشد کامل نے دریافت فرمایا کہاں تک دیکھا۔ میں نے عرض کیا' عرش معلّٰی تک' پھر ارشاد ہوا' نیچے دیکھ۔ میں نے آنکھیں زمین کی طرف کی' پھر حضرت نے وہی سوال کیا' کہاں تک دیکھا؟ میں نے عرض کیا حضور تحت الثریٰ تک ۔ حکم ہوا پھر ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ اور پھر جب میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو فرمایا معین الدین آسمان کی طرف دیکھ اور بتا کہ کہاں تک دیکھ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور حجابات عظمت تک ۔ اب فرمایا' آنکھیں بند کر' میں نے بند کر لی ۔ ارشاد فرمایا: اب کھول دے۔ میں آنکھیں کھول دی۔ حضرت مرشد کامل نے اپنی دونوں انگلیاں میری نظر کے سامنے کی اور پوچھا کیا دیکھا؟ عرض کیا اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں ۔ جب حضرت نے میری زبان سے یہ کلمہ سنا تو ارشاد فرمایا۔ بس تیرا کام ہوگیا' پھر ایک اینٹ کی طرف دیکھ کر فرمایا اسے اُٹھا۔ میں نے اُٹھایا۔ اس کے نیچے سے کچھ دینار نکلے ۔ فرمایا: انھیں لے جا اور درویشوں میں خیرات کر دے۔ (انیس الارواح)

قارئین کرام : اب ان لوگوں کے لئے مقام عبرت ہے جو اولیاء اللہ کی طاقت وقوت اور کشف وکرامت سے انکار کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز از خود لکھتے ہیں مجھے میرے پیر کامل حضرت عثمان ہارونی نے اس وقت اجازت فرمائی جب کہ میں تحت الثریٰ سے لیکر عرش معلیٰ تک اور عرش معلیٰ سے لیکر فرش تک دیکھنے لگا۔ اب اس مقام پر آپ غور کریں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کوئی نبی نہیں اور نہ ہی صحابی ہیں، بلکہ حضور نبی مکرم ﷺ کے غلاموں کے غلام اور حضور اکرم ﷺ کے وصال ظاہری کے پانچ سو سال بعد دنیا میں تشریف لائے۔ تو جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کی یہ شان ہے کہ فرش پر رہ کر عرش اعظم کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو پھر سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی نگاہ بصارت کا عالم کیا ہوگا؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کڑوڑوں درود

غریب نواز کا مجاہدہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے بیعت وارادت میں داخل ہونے کے بعد ڈھائی سال تک تزکیہ باطن کے لئے جو سخت مجاہدہ فرمایا اس کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت غریب نواز نے بڑے بڑے مجاہدات کئے۔ آپ سات سال شابہ روز بعد افطار کرتے اور پانچ مثقال وزن کی روٹی پانی میں بھگو کر تناول فرماتے۔ آپ کا لباس دو چادریں تھیں جن مین پیوند لگے رہتے اور پیوند لگانے کے لئے جس قسم کا کپڑا مل جاتا اسی سے سی لیتے۔ (مرأۃ الاسرار)

خرقہ خلافت اور غریب نواز : حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو اپنی مریدی میں داخل فرمایا اور باطنی علوم اسرار ومعارف کا جام پلا کر حقیقت ومعرفت کے اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا اور تلاش حق کے سارے مراحل طے کرا کر اپنی خاص توجہ سے درجہ قطبیت پر فائز کر دیا اور خرقہ جانشینی عطا فرما کر حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں :معین الدین خدا کا دوست ہے اور مجھے اس کی مریدی پر ناز ہے۔ مرشد برحق نے بغداد میں آپ کو خرقہ خلافت اور جانشینی عطا فرمایا اور تبرکات مصطفوی جو خانوادۂ چشت میں سلسلہ وار چلے آرہے تھے حضرت خواجہ معین الدین کو مرحمت فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ حضرت پیر ومرشد نے فرمایا: اے معین الدین ! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لئے کیا، تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے ہوش گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرے میں انھیں لکھے اور انجام تک پہنچائے تا کہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔ اس کے بعد اپنا عصائے مبارک، نعلین مبارک، مصلی وغیرہ عطا فرما کر سرفراز کیا۔ یہ تبرکات ہمارے پیر ومرشد کی یادگار ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ سے ہم تک پہونچے ہیں۔ ہم نے تجھے دے دیا اس کو اسطرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے اپنے پاس رکھا۔ خلق سے طمع نہ رکھنا، آبادی سے دور رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔ یہ ارشادات فرمانے کے بعد پیر برحق نے مجھے اپنے سینے سے لگایا سر اور آنکھ کو بوسہ دیا اور فرمایا تجھ کو خدا کے سپرد کیا، پھر دعائیں دی اور رخصت کیا۔ (انیس الارواح)

سیر وسیاحت مرشد کامل کی ہمراہی میں :

حضرت خواجہ غریب نواز نے مرشد کامل حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تقریبا اپنی زندگی کے بیس سال کا طویل عرصہ گذارا اور زیادہ تر اوقات سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ سیر وسیاحت کے دوران سیتان، دمشق، بغداد، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کا دورہ کیا اور جہاں جاتے وہاں کے صوفیاء صالحین بزرگوں اور مشائخ سے روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے۔ ۵۵۳ ہجری میں آپ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا، وہاں شہر کی جامع مسجد میں دونوں اصحاب نے اعتکاف فرمایا، اس کے بعد مکہ معظّمہ کے لئے روانہ ہوئے، پھر خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ طواف کعبہ اور عبادت ریاضت میں مصروف رہے۔ انہی ایام میں حرم کعبہ کے اندر یاد الہٰی میں مشغول تھے کہ آپ کے پیر ومرشد حضرت عثمان ہارونی نے خواجہ معین الدین کا ہاتھ پکڑا اور اللہ کے سپرد کیا اور اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں غریب نواز کے متعلق دعا فرمائی۔ دعا کرنا ہی تھا کہ غیب سے آواز آئی۔ آپ نے غیبی آواز پر توجہ کی' آواز آرہی تھی ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ ہم معین الدین سے خوش ہیں اور تمھیں بخش دیا۔ جو چاہو طلب کرو عطا کروں گا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ بخشش کے اس پیغام سے بہت خوش ہوئے اور جبین نیاز بارگاہ خداوندی میں خم کرتے ہوئے بصد عجز و نیاز عرض کیا: اے خداوند ! معین الدین کے مریداوران کے سلسلہ کے افراد کو بخش دے۔ آواز آئی' جو تجھ سے اور تیرے سلسلے میں قیامت تک مرید ہوگا انھیں بخش دوں گا۔ چند ایام مکہ مکرمہ میں قیام کیا' فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی ولایت :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ سے ہوئے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی اور یوں سلام عرض کیا: السلام علیک یا جدی تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی اس کے بعد آپ کو یہ بشارت عظمیٰ ملی' اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے تمھیں ہند کی ولایت عطا کی' وہاں کفر وضلالت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا' تیرے وجود سے کفر وضلالت ختم ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ آپ پر ایک وجدانی سی کیفیت طاری ہوئی۔ مسرت وشادمانی کی انتہا نہ رہی۔ دین اسلام کی سربلندی کے لئے اُٹھے۔ مدینہ منورہ سے ملک شام کے لئے روانہ ہوگئے اور ملک شام سے ہوتے ہوئے بغداد شریف حاضر ہوئے اور وہاں پہنچ کر حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تو اپنے مرید سے فرمایا: اس مرد حق کو دیکھو' اس کا نام حسن ہے اور میرے آقا نے انھیں معین فرمایا ہے۔ بہت لوگوں کو ان کی محنت سے منزل ملے گی اور بتوں کو چھوڑ کر خدا کے مقبول بن جائیں گے۔

پھرحضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کیا ارادہ ہے۔ حضرت غریب نواز نے عرض کیا: محسن انسانیت حضرت محمد مصطفٰی ﷺ نے ہندوستان کے لئے میرا انتخاب فرمایا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے دعائیں دی اور فرمایا' اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے لیکن ہند کی سرحد پر ایک شیر بیٹھا ہے وہ اللہ کا پیارا ہے اس کا احترام کرنا اور ڈرنا۔ فرمایا اس کا نام علی ہجویری ہے لیکن خلق خدا انھیں داتا گنج بخش لاہوری کے نام سے جانتی ہے ان کی خدمت میں حاضر ہونا اور ادب واحترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔

غریب نواز کی بارگاہ میں قطب الدین بختیار کاکی کی حاضری :

قارئین کرام ! حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں باندھکر اپنی غلامی پر ناز کرو اس لئے کہ جنھیں حضرت غریب نواز کی نسبت حاصل ہوجاتی ہے وہ وقت کا قطب بن جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور غریب نواز بغداد شریف میں قیام کئے ہوئے تھے اور اللہ رب العزت کی یاد میں مستغرق تھے کہ ایک جوان آیا اور آکر غریب نواز کو سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس سے اس کا نام دریافت فرمایا۔ جوان نے اپنا نام قطب الدین بتایا اور عرض کیا حضور میں آپ کا مرید بننا چاہتا ہوں۔ حضور غریب نواز نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اور فرمایا: ابھی تک میں نے کسی کو مرید نہیں کیا ہے کل آنا' سونچ کر بتاؤں گا۔ قطب الدین بختیار واپس چلے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز عشاء کی نماز کے لئے گئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح ودرود شریف کا ورد کررہے تھے کہ اچانک نیند کا غلبہ ہوا۔ آنکھ لگ گئی' اسی اثناء میں حضور نبی کریم ﷺ کا حالت خواب میں دیدار ہوا۔ حضور ﷺ نے غریب نواز کو خواب میں حکم فرمایا کہ معین الدین تمہارے پاس جولڑکا (قطب الدین) آیا تھا اُسے تم نے مرید کیوں نہیں بنایا؟ وہ لڑکا پھر آئے گا اُسے مرید بنالینا۔ غریب نواز نے جب حالت خواب میں حضور ﷺ سے قطب الدین کے بارے میں یہ بشارت سنا تو دیدار نبی کی خوشی میں مست ہوگئے اور عرض کیا **فداك ابی وامی یارسول الله** میرے ماں باپ

آپ پر قربان یارسول اللہ۔ میں مرید بنا نہ سکا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ جوان خود سے تمہارے پاس نہیں آیا تھا بلکہ میں نے انھیں بھیجا تھا وہ تمہارے ساتھ ہندوستان جائے گا اور تمہاری مدد بھی کرے گا۔ قربان جایئے ...... قطب الدین بختیار کاکی پر کہ جس کی سفارش رحمۃ للعالمین ﷺ فرمارہے ہیں۔ فرمایا اے معین الدین جب قطب الدین تمہارے پاس آئے تو مرید بھی بناؤ اور خلافت و دستار بھی عطا کرو اس لئے کہ قطب الدین خدا کا محبوب ہے۔ جس طرح قطب الدین بختیار کی مقبولیت ومحبوبیت بارگاہ رسالت میں ہے اسی طرح ان کی مقبولیت ومحبوبیت بارگاہ الوہیت میں بھی ہے جیسا کہ حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ عبادت وریاضت کا سلسلہ جاری تھا عین حالت نماز غنودگی سی کیفیت طاری ہوئی اور میں نے یہ غیبی آواز سنی اے معین الدین میں تمہارا خدا ہوں' قطب الدین تمہارا دوست ہے اور ہمارے نبی کریم احمد مجتبیٰ ﷺ کا بھی دوست ہے ہم نے قطب الدین کو اپنا برگزیدہ بندہ بنالیا ہے اور اس کا نام اپنے خاص دوستوں میں لکھ دیا۔ (سیر العارفین)

اجمیر میں غریب نواز کی آمد :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی اجمیر میں آمد کے سلسلے میں تاریخ وسیرت کی کتابوں میں جو روایتیں ہیں وہ مختلف فیہ ہیں لیکن اس کے باوجود تاریخ وقرائن اس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ آپ ۱۱۹۱ء (۵۸۷ ہجری) میں اجمیر تشریف لائے۔ تبلیغ دین کا متوالا چند نفوس قدسیہ پر مشتمل گروہ جب اجمیر آیا تو راجہ پرتھوی راج چوہان کے ملازمین گویا آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے تھے کیونکہ خواجہ غریب نواز کی اجمیر میں آمد سے بارہ سال قبل راجہ پرتھوی کی ماں کو نجومیوں نے بتایا کہ اس حلیہ اور ایسی وضع قطع کا ایک شخص آئے گا جو تیری بادشاہت کی تباہی کا موجب ہوگا جیسے ہی خواجہ کی آمد ہوئی' پرتھوی کے ملازموں نے آپ کے اس وضع اور حلیہ کو دیکھ کر پہچان لیا ہو نہ ہو یہی وہ شخص ہے۔ آپ سیمانا مقام پر نہ رک کر اجمیر کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ آپ کو اس مقام پر رکنے سے بشارے میں منع کیا گیا تھا۔ غریب نواز روحانی قافلے کو لیکر اجمیر میں جلوہ افروز ہو کر ضلالت وگمراہی اور کفر

وشرک کی وادی میں حق وصداقت کی شمع روشن کی۔ لاکھ طوفان آئے' باطل طاقتوں نے آپ کے راستے روکے' لیکن مردمومن اپنا کام کرتا ہی رہا اور راجہ کے گرم سنگ ریزوں کو ہدایت کی شبنم سے گلزار بنانے میں زندگی صرف کردی۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں   بنے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

شتر بانوں کی بارگاہ غریب نواز میں معافی طلبی :

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان قافلہ جب اجمیر پہونچا آپ نے شہر کے باہر ایک سایہ دار مقام کو ٹھہرنے کے لئے منتخب فرمایا۔ تب راجہ پرتھوی راج کے ملازموں نے آپ کو اس مقام پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی اور ان لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں لہذا آپ اس مقام پر قیام نہیں کرسکتے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کا اس طرح پیش آنا ناگوار معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں اگر یہاں تمہارے اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھے ہی رہ جائیں۔ یہ کلمات کہہ کر آپ اناساگر کے پاس قیام کرنے کے لئے چلے گئے۔ اب راجہ کے اونٹ جو بیٹھے تو بیٹھے ہی رہ گئے۔ لاکھ اُٹھانے کی کوشش کی گئی' ایسا محسوس ہوتا ان اونٹوں کے سینے زمین سے چپک گئے ہوں۔ صبح کے وقت جب شتر بانوں نے اونٹوں کو اُٹھانا چاہا مگر اُٹھ نہ پائے جب یہ خبر راجہ پرتھوی راج چوہان کو دی گئی۔ راجہ ملازموں پر برہم ہوا اور انھیں حکم دیا کہ جاکر فقیروں سے معافی چاہیں۔ لہذا وہ حضرات غریب نواز کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' معذرت خواہی کرتے ہوئے صدق دل سے معافی مانگی۔ حضرت نے اپنے کریمانہ شان سے انھیں معاف فرمادیا اور فرمایا جاؤ تمہارے اونٹ کھڑے ہوگئے ہیں۔ جب شتر بانوں نے اس منظر کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے اونٹ اُٹھائے تو اُٹھتے نہیں' لیکن مرد درویش نے ابھی زبان سے الفاظ نکالے ہی تھے کہ سارے اونٹ ازخود کھڑے ہوگئے۔

فرمایا عارف رومی علیہ الرحمۃ نے

گفتہ او گفتہ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

پرتھوی راج چوہان کو دعوتِ اسلام :

امام الاتقیاء عطائے رسول حضرت خواجہ غریب نواز نے راجہ پرتھوی راج چوہان کو سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوت اسلام دی کہ اے راجہ کفر وشرک کو چھوڑ کر توحید ورسالت کے پرچم تلے آجا' کیونکہ اسلام میں ہی امن وامان ہے۔ یہ تمہیں ہزار ذلتوں سے نجات دلاتے ہوئے معبود حقیقی کی معرفت عطا فرمائے گا۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

راجہ پرتھوی راج چوہان کو جب غریب نواز نے اسلام کا پیغام بھیجا تو اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اجمیر سے غریب نواز کو باہر نکالنے کی فکر میں لگ گیا' چنانچہ ایک مرتبہ راجہ پرتھوی راج نے غریب نواز کے کسی مرید کو پریشان کیا۔ مرید نے راجہ کے ظلم وتشدد کی شکایت غریب نواز کی بارگاہ میں پیش کی۔ غریب نواز نے پرتھوی راجہ کی اصلاح کے لئے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کے پاس بھیجا اور کہا کہ اے راجہ پرتھوی راج تم مسلمانوں پر اپنا ظلم وستم ڈھانا بند کرو ورنہ انجام کی فکر کرو۔ جب راجہ' حضرت غریب نواز کی بات نہ مانی تو غریب نواز نے غصہ کی حالت میں ارشاد فرمایا : پرتھوی را زندہ گرفتیم ودارسیم ہم نے پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کیا اور دے دیا۔ (مونس الارواح' فوائدالسالکین)

راجہ پرتھوی راج نے پورے اجمیر میں یہ اعلان کروایا کہ جو شخص خواجہ غریب نواز کے پاس جائے گا' اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب اس بات کا علم غریب نواز کو ہوا تو غریب نواز نے فرمایا: لوگو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں' راجہ عنقریب گرفتار کر لیا جائے گا ان شآء اللہ اس کا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے زمانے میں مسلم بادشاہ سلطان شہاب الدین غوری کی بادشاہت لاہور شہر میں تھی اور اس کا دار الخلافت غزنی تھا۔ شہاب الدین غوری کو ایک مرتبہ جنگ میں ان ہی لوگوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور شہاب الدین غوری اس جنگ میں خود بھی زخمی ہو گیا تھا۔ اس شکست کی وجہ یہ تھی کہ لاہور شہر کا گورنر اندر ہی اندر دشمنوں سے ساز باز کر چکا تھا اور تمام

خفیہ راز لڑائی کے طریقے اور حملے کے اوقات کا مخالفوں کو اطلاع دے دیا تھا جس کی وجہ سے سلطان شہاب الدین غوری کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کسی ایسے راہ کی تلاش میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا وقت لائے کہ میں راجہ کو شکست دے کر ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کا پرچم لہراؤں ...... چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک رات اپنے بستر پر آرام کی نیت سے سویا ہی تھا کہ نصیب جاگ گیا' حالت خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمانے والا ہے تم اس ملک کی طرف توجہ کرو۔ خواجہ کی اس بشارت عظمیٰ کو سننے کے بعد اس کے حوصلوں کو قوت ملی اور اسے یقین ہوگیا کہ فتح اب اس کے قدم چومے گی۔ شکست کا داغ جو اس کے دامن پر لگا ہے وہ دھل جائے گا' چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے فتح و کامرانی کے ضابطے پر غور و فکر کے بعد بزرگوں و درویشوں سے مشورہ کیا اور اس نتیجہ پر پہونچا کہ پہلی مرتبہ راجہ پرتھوی راج سے شکست جن اسباب کی وجہ سے ہوئی تھی دوبارہ مسلمانوں سے ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔ اس لئے انہوں نے پرتھوی راج چوہان پر حملے کرنے سے قبل اپنے تمام احباب دوستوں اور وزیروں کو جمع کیا اور دوبارہ راجہ پرتھوی پر حملہ کرنے اور فتح حاصل کرنے کے سلسلے میں خطاب عام کیا۔ اپنے احباب کے سابقہ غلطیوں کو بالعموم معاف کرنے کا اعلان کردیا۔ جیسے ہی سلطان شہاب الدین غوری نے ان کی بے وفائی اور غلطیوں کی معافی کا اعلان کیا' اس اعلان کو سنتے ہی سپاہیوں کے حوصلے بلند ہوئے اور انہوں نے بیک زبان ہوکر اقرار کیا کہ آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے خاطر ہمیں معاف فرمادیا اب ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں ہم اپنی اپنی جانیں اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کردیں گے مگر آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔

شادی دیو کا قبول اسلام :

حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ اور آپ کے خادمین نے اناساگر کے کنارے پر ڈیرہ ڈالا اور یاد الٰہی میں مصروف ہوگئے اور ﴿**نصر من الله وفتح قريب**﴾

کی صدائے دلنواز کا انتظار کرنے لگے' لیکن راجہ پرتھوی راج کے ملازمین کو حضرت غریب نواز اور ان کے اصحاب کا انا ساگر میں وضو کرنا' عبادت وریاضت اور نہانا دھونا پسند نہ آیا اور ان لوگوں نے راجہ سے شکایت کی کہ کچھ لوگ عجیب الخلقت ہیں جو انا ساگر کے قریب سے اُٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ راجہ نے اپنے ملازموں سے کہا کہ جاؤ اور ان فقیروں سے کہدو کہ وہ لوگ اجمیر کی سرزمین سے چلے جائیں۔ راجہ کے ملازمین بڑے کروفر کے ساتھ آئے اور آپ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کا مظاہر کیا اور اجمیر چھوڑ کر چلے جانے کو کہا۔ خواجہ غریب نواز کو ان لوگوں کس گستاخی پر جلال آ گیا اور آپ نے مٹھی میں ریت لیکر آیت الکرسی پڑھ کر ان ملعون شقی القلب کافروں پر پھینکی تو جس پر وہ ریت کے ذرات پڑے وہ اسی جگہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہ گیا۔ ہاتھ اور پیروں کی قوت سلب ہوگئی اسی مقام پر مندر کا پجاری شادی دیو جو پجاریوں کا سردار تھا آپ کے سامنے ان لوگوں کی مدافعت میں آیا لیکن جیسے ہی آپ کے رُوئے پُر جلال پر اُس کی نظر پڑی' خوف و ہراس اُس پر طاری ہو گیا' آپ کے قدموں میں گر پڑا اور دولتِ اسلام سے مشرف ہو گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اس کا نام سعدی رکھا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ پجاریوں کا سردار جو چند ساعت پیشتر کفر و شرک میں گرفتار تھا اور باطل عقیدہ رکھنے والوں کا ترجمان تھا لیکن جب خواجہ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ توحید و رسالت کا ترجمان ہو گیا۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں   کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا

جے پال کی جادوگری اور قبول اسلام :

حضرت خواجہ غریب نواز کے مقابلے میں جے پال نے اپنے تمام تر سحر اور جادو کا استعمال کیا۔ راجہ پرتھوی راج یہ چاہتا تھا کہ خواجہ غریب نواز کو کسی نہ کسی طرح لوگوں کے سامنے رسواء کیا جائے۔ راجہ کی مرضی و منشاء کی تکمیل کے لئے جے پال جوگی اور اس کے چیلوں نے سحر اور کرشموں کے ذریعہ خواجہ غریب نواز کی طرف زہریلے سانپ بھیجے لیکن

غریب نواز نے ایک حصار کھینچا اور اپنے احباب سے فرمایا اس حصار سے باہر کوئی نہ جائیں کیونکہ جے پال کا جادو اس دائرہ حصار کے اندر داخل نہیں ہوسکتا' چنانچہ زہریلے سانپ لہراتے ہوئے غریب نواز کے جانب آتے لیکن خواجہ کے قائم کردہ حصار کے اندر داخل نہیں ہوتے اور سر پٹخ پٹخ کر اس مقام پر ختم ہو جاتے۔ جب جے پال اس وار میں ناکام ہو گیا تو پھر اپنے سحر کے ذریعہ دوسرا وار کیا۔ اس نے آگ کے شعلے برسائے' اطراف واکناف کے سارے درخت جل کر خاکستر ہو گئے لیکن غریب نواز کو کسی بھی طرح کا ضرر نہیں پہونچا۔ جب جے پال کو دوسرے وار میں بھی کامیابی میسر نہیں ہوئی تو جے پال نے اپنا چولا بدلا اور کہنے لگا بابا: آپ اجمیر چھوڑ دو ورنہ میں آپ کو ایسی پریشانی میں ڈالوں گا کہ پھر آپ اس سے نکل نہیں سکتے۔ آسمان سے تم پر بلائیں برساؤں گا اور تمہارا اس مقام پر رہنا دشوار ہو جائے گا۔ جب اس نے دیکھا کہ غریب نواز پر اس کی ان باتوں کا اثر نہیں ہوا تب اس نے ہرن مرگ کا چھالا ہوا میں پھینکا اور اس پر بیٹھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں پرواز کرنے لگا۔ لوگ حیران تھے جب لوگوں کی حیرانی غریب نواز نے دیکھی' آپ نے اپنے کھڑاؤں کو حکم فرمایا جاؤ اور سرزنش کرتے ہوئے جے پال کو نیچے لیکر آؤ۔ یہ حکم سنتے ہی دونوں کھڑاؤں پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑتے ہوئے نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ جب لوگوں نے اس حیرت انگیز منظر کو دیکھا تو تعجب میں پڑ گئے اور حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ کھڑاؤں نے جے پال کے سر کو کوٹتے ہوئے خواجہ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کے کھڑاؤں کے ضرب شدید سے جے پال کی ساری طلسمی طاقتوں کا قلع قمع ہو گیا اور غریب نواز کی روحانی قوت کے سامنے جادوگر کی جادوگری کا فریب پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ اسے احساس ہو چکا تھا یہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ ان کی روحانی قوت کے کمالات ہیں۔ جب ان سے نسبت رکھنے والے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا عالم کیا ہوگا اور جب حضرت خواجہ غریب نواز کا یہ عالم تو خواجہ عالمین رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کا عالم کیا ہوگا؟

جب اُن کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی   محتاج کا جب یہ عالم ہے تو مختار کا عالم کا ہوگا

اب جے پال کے دل سے تاریکی ختم ہو چکی تھی خلوص دل سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا' حجابات اُٹھ چکے تھے قدموں میں گرا اور شرف اسلام سے مشرف ہو گیا۔ جے پال نے غریب نواز کی خدمت میں عرض کیا : حضور دعا فرمائیں' تا قیامت اللہ مجھے حیات عطا کرے۔ حضرت غریب نواز نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی ۔ غریب نواز کی دعا قبول ہوئی ۔ غریب نواز نے ارشاد فرمایا تو نے دائمی زندگی پالی مگر مخلوق کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا چنانچہ مشہور ہے کہ جے پال اب تک اجمیر کے کوہستان میں رہتا ہے کوئی اگر اجمیر میں راستہ بھول جائے تو وہ اس کی رہبری کرتا ہے اور ہر شب جمعہ روضہ غریب نواز کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ حضرت غریب نواز نے جے پال کا نام بدل کر عبداللہ رکھا۔ (خزینۃ الاصفیاء)

جب حضرت خواجہ غریب نواز کے کرامات و کمالات کا لوگوں نے مشاہدہ کیا تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلام کے کھڑاؤں کا یہ عالم ہے تو حضور نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کا عالم کیا ہوگا۔ اسی لئے مولانا حسن رضا فرماتے ہیں:

سر پر رکھنے کو مل جائے جو نعل پاک حضور   تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

غریب نواز کے پیالے میں اناساگر :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر قابو پانے کے لئے راجہ پرتھوی نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اناساگر کا پانی آپ پر روک دیا اور یہ تصور دینا چاہا کہ اگر تم اجمیر سے نہیں جاتے تو ان مصائب و مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ' لیکن جو اہل حق ہوتے ہیں وہ ظاہری اسباب پر انحصار کرنے کے بجائے اللہ تبارک وتعالیٰ پر اس کا بھروسہ و یقین ہوتا ہے۔ اناساگر جس کا پانی تمام اہل شہر چرند و پرند سب کے لئے عام تھا' غریب نواز کے لئے اس پانی کو بند کر دیا گیا۔ اناساگر کے ہر جانب راجہ کے ملازمین ٹھہرا دیئے گئے۔ جب غریب نواز نے اس غیر اخلاقی طرز عمل کو دیکھا تو آپ نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی

سے فرمایا کہ ایک پیالہ پانی اناساگر سے لیکر آؤ۔ حضرت قطب الدین بختیار کا کی نے پہرے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور اناساگر سے ایک پیالہ پانی لینے میں کامیاب ہوگئے۔ جب اناساگر سے خواجہ قطب الدین نے پیالہ میں پانی لیا' سارا کا سارا پانی سمٹ کر پیالے میں جمع ہوگیا۔ لوگ اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر پریشان ہوگئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے کمالات وتصرفات سے سارے پانی کو پیالے میں بند کرلیا۔ اللہ اکبر۔ اولیاءاللہ سے تصرفات وکرامات کاظہور اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ کاظہور ہے۔ اللہ تعالیٰ جنھیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے اس سے ایسے محیر العقول امور ظاہر فرما کر دین اسلام کو مستحکم فرماتا ہے اور اپنے ولی کامل کی حقانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ راجہ پرتھوی راج چوہان نے جب سنا کہ غریب نواز نے سارے اناساگر کو ایک پیالے میں بھرلیا ہے تو اس نے اپنے احباب سے مشورہ کے بعد حکم دیا کہ جاؤ بابا سے منت وساجت کروتاکہ دوبارہ اس میں پانی آجائے' اس لئے کہ اس تالاب کی وجہ سے اجمیر میں بڑی رونق ہے۔ لوگ آئے اور خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں معافی چاہی اور آپ سے التجا کی کہ آپ ہمیں معاف کریں کیونکہ اناساگر سے اجمیر کے اکثر رہنے والوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ غریب نواز نے ان لوگوں کے مسلسل اصرار پر انھیں معاف کردیا اور خواجہ قطب الدین بختیار کا کی سے فرمایا جاؤ اس پیالے کو اناساگر میں انڈیل دو پھر کیا تھا جیسے ہی خواجہ بختیار کا کی نے اناساگر میں اس پیالے کے پانی کو ڈالا سارا کا سارا تالاب دیکھتے ہی دیکھتے منٹوں میں بھر گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی اس کرامت کا جب لوگوں نے مشاہدہ کیا تو بے شمار افراد نے اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ پڑھا اور دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے۔

سلطان شہاب الدین غوری کا آخری معرکہ :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کی بشارت پورا ہونے کا وقت آگیا تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے مسلمانوں سے ایک طرف عہدہ وفاداری اور انھیں معرکہ حق وباطل

کے لئے تیار رہنے کو کہا تو دوسری طرف راجہ پرتھوی راج نے بھی اپنی قوم کو دھرم کے تحفظ کا واسطہ دیا اور اس نے اپنے ماننے والوں کو متحد کرلیا۔ راجہ پرتھوی راج تین ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ سے زائد سوار اور بے شمار پیادہ لوگوں کے ساتھ سلطان شہاب الدین کے مقابلے میں سرسوتی دریا کے کنارے پر آڈٹا۔ دوسری جانب سلطان شہاب الدین غوری اپنی افواج جن کی تعداد صرف ایک لاکھ تیس ہزار تھی اسے لیکر میدان جہاد میں آ گیا۔ جنگ شروع ہوگئی، پرتھوی راج کو اپنے فوجیوں پر ناز تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ناز تھا۔ پرتھوی راج کو اپنے بے شمار لشکر پر فخر تھا لیکن سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی بشارت اور اُن کی روحانی قوت وحمایت پر فخر تھا چنانچہ راجہ پرتھوی راج کے مقابلے میں بڑی حکمت عملی سے سلطان شہاب الدین غوری نے اپنے فوجیوں کے کئی دستے کردیئے گئے اور ہر ایک دستے کا ایک رہنما، دو سپہ سالار مقرر کئے تاکہ کسی بھی صورت میں پرتھوی راج کے مقابلے میں شکست نہ ہونے پائے۔ جنگ چلتی رہی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ سلطان شہاب الدین غوری کی فوج پستی کی طرف جارہی تھی اسی اثناء میں سلطان شہاب الدین غوری کی خواجہ غریب نواز نے اپنی روحانی قوت کے ذریعہ رہبری فرمائی اور تازہ دم فوجی دستے کو روانہ فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔ غیبی آواز آتے ہی سلطان شہاب الدین غوری کے حوصلے بلند ہوگئے۔ جب تازہ دم فوج نے حملہ کیا تو انھیں کامیابی مل گئی۔ حضرت غریب نواز کا روحانی کرشمہ تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری کو ہند میں راجہ کے مقابلے کامیابی ملی اس لئے عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے یہ فتح حضرت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز کی برکتوں سے ہوئی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو خواجہ غریب نواز کی قوت روحانی کی رہنمائی میں فتح نصیب ہوئی اور تمام علاقوں سے ہوتا ہوا فتح ونصرت کا اسلامی پرچم لیکر سلطان شہاب الدین غوری اجمیر پہنچا۔

بارگاہِ غریب نواز میں سلطان شہاب الدین غوری :

سلطان شہاب الدین غوری جب اجمیر میں داخل ہوا شام کا وقت ہورہا تھا مغرب کی اذاں کی آواز آرہی تھی۔ کوہستانی علاقے سے مغرب کے وقت اذاں کی آواز سن کر

سلطان شہاب الدین غوری حیران ہوگیا اور معلوم کیا کہ آخراس علاقے میں اللہ اکبر کی صدا کہاں سے آرہی ہے چنانچہ سلطان شہاب الدین غوری نے اذاں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چل پڑے جب اسی مقام پر پہونچے تو دیکھا جماعت ہورہی ہے۔ خواجہ غریب نواز امامت فرمارہے ہیں مصلی بچھا ہوا ہے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شامل ہوگئے۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جب سلطان شہاب الدین غوری کی نظر حضرت خواجہ غریب نواز کے چہرے پر پڑی تو سلطان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ تو وہی مقدس ہستی ہیں جنھوں نے مجھے جنگ میں فتح ونصرت کی بشارت دی اور حالت خواب میں رہنمائی فرمائی تھی۔ خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گرا اور زاروقطار سے روتے ہوئے عرض کیا کہ حضور آپ ہی کی رہنمائی اور بشارت کی وجہ سے یہ فتح حاصل ہوئی ہے۔ باداب بیٹھا اور عرض کرنے لگا کہ سرکار مجھے اپنے ارادت مندوں میں شامل کرلیں۔ حضرت غریب نواز نے سلطان شہاب الدین غوری کی اس التجا کو قبول فرماکر اپنے سلسلے میں شامل فرمایا اور انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔

تیرے منہ سے جو بات نکلی ہو کے رہی　　　کیا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کہ رہی

غریب نواز کا اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک :

حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے مرید خاص خواجہ معین الدین چشتی کے ساتھ بہت زیادہ الفت ومحبت کرتے ہوئے اور روحانی قوت کا جام پلا پلا کر غریب نواز کو بلند سے بلند مقام ومرتبے پر فائز فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز بھی اپنے مریدوں کے ساتھ اپنے پیرومرشد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بڑا حسن سلوک اور محبت سے پیش آتے تھے اور ہمیشہ اپنے مریدوں کے لئے دعا خیر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے مرید تمہارا مرشد تمہارا پیر معین الدین اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک کہ اپنے مریدوں کے مریدوں کے مرید جو قیامت تک میرے سلسلے میں داخل ہوں گے ان کو ساتھ نہ لیجاؤں۔

آپ اندازہ لگائیں غریب نواز علیہ الرحمۃ کے اس خطاب سے کہ آپ کس قدر اپنے مریدوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں جنت میں قدم نہیں رکھوں گا جب تک کہ اپنے مریدوں کو بخشوا نہ لوں۔ جب حضور ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کے غلام کا یہ عالم ہے تو پھر حضور ﷺ کی شفاعت کا عالم کیا ہوگا؟ قیامت کے روز جہاں کوئی کسی کا حامی و مددگار نہ ہوگا' نہ باپ بیٹے کا ہوگا اور نہ ماں بیٹی کی ہوگی' نہ بھائی بھائی کا ہوگا۔ ہر جانب **نفسی نفسی** کا عالم ہوگا اور انبیاء کرام بھی اپنی اپنی امتیوں سے **اذهب الی غیری** فرما رہے ہوں گے اور یہ ایک نبی دوسرے نبی کے پاس بھیج رہے ہوں گے۔ ساری کی ساری امت پریشان ہوگی ایسے ماحول میں ساری امت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوگی تو مصطفٰے جان رحمت شفیع المذنبین بے کسوں کے کس' بے بسوں کے بس' بے سہاروں کے سہارہ' رحمت للعالمین فرمائیں گے **انا لها انا لها** یعنی میں ہی ہوں' میں ہی ہوں تمہاری بخشش کے لئے۔

کہیں گے اور نبی **اذهبوا الی غیری** میرے نبی کے لبوں پر **انا لها** ہوگا

میرے آقا حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں اپنے جبین نیاز خم کریں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا **یا محمد ارفع رأسك قل تسمع اسئل تعط اشفع تشفع** (بخاری' مشکوٰۃ) اے محمد ﷺ سر تو اُٹھایئے' کہئے' آپ کی بات سنی جائے گی' مانگئے' آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ شفاعت کیجئے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور رحمت للعالمین شفیع المذنبین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اللہ میری امت کو بخش دے' میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس مومن کے دل میں رائی کے برابر یا اس سے کم ایمان ہوگا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بارے میں عرض کروں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اجازت واختیار دے گا اور میں اسے اپنے ہاتھوں سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کفارہ نہ کیا پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز لیکن تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

غریب نواز کا سفر اجمیر سے دلی تک : اب حضرت خواجہ غریب نواز نے عام طور پر سیر و سیاحت کو چھوڑ کر مستقل اجمیر ہی کو اپنا مسکن بنالیا تھا۔ حضرت قطب الدین بختیار کا کی جو آپ کے مرید اور خلیفہ بھی تھے آپ کو اپنے پیر و مرشد سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا' چنانچہ انہوں نے ایک مراسلہ مرشد برحق کی بارگاہ میں روانہ کیا کہ حضور آپ کی زیارت کے لئے آپ کا یہ خادم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر آپ کی اجازت ہوتو قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ حضرت غریب نواز نے اپنے جوابی مکتوب میں فرمایا کہ تم دلی میں ہی رہو' ہم خود تمہارے پاس چند دنوں بعد آئیں گے۔ حضرت غریب نواز نے ملاقات کے لئے ازخود دلی کا سفر فرمایا۔ اس وقت دلی پر سلطان شمس الدین التمش کی حکومت تھی۔ یہ وہی التمش تھے جس کی بادشاہت کے بارے میں غریب نواز نے بشارت دیا تھا۔ حضرت غریب نواز نے خواجہ قطب الدین کی خانقاہ میں قیام کیا۔ اہل دلی کے لئے غریب نواز کی آمد بڑی ہی خیر و برکت کی بات تھی۔ غریب نواز دلی والوں میں اسرار الٰہی کے خزانہ اور عمل کی دولت تقسیم کر رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے ظرف کے مطابق حاصل کر رہا تھا۔ جب غریب نواز کی واپسی کا وقت آیا تو آپ نے پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا ہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کا کی نے عرض کیا: حضور بابا فرید گنج شکر ہے جو چلہ گاہ میں بیٹھا ہے غریب نواز نے جب یہ سنا دریا کرم جوش میں آیا اور خواجہ قطب الدین کولیکر ان کے چلہ گاہ تشریف لے گئے۔ دیکھا بابا فرید مجاہدے میں بیٹھے ہیں اور نہایت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ بابا فرید اتنا کمزور ہو چکے تھے کہ خواجہ کی تعظیم میں قیام بھی نہ کر سکے۔ دونوں صاحبان نے بازو پکڑ کر اُٹھایا اور غریب نواز نے بابا فرید کے حق میں دعا فرمائی۔ غیبی آواز آئی ہم نے بابا فرید کو قبول کیا۔ یہ وحید عصر ہوگا پھر خواجہ غریب نواز نے قطب الدین بختیار کا کی کو ہدایت فرمائی کہ اسم اعظم کا وظیفہ جو سلسلہ چشت سے چلا آ رہا ہے اسے تلقین کرو چنانچہ اسم اعظم کی برکت سے بابا فرید نے سلوک و معرفت کے منازل طے کئے اور حجابات کے پردے اُٹھ گئے پھر کیا تھا مراد پوری ہوگئی اور علم لدنی حاصل ہوگیا۔ (سالک السالکین)

غریب نواز کا سفر بغداد: سلطان شہاب الدین غوری کی جہد مسلسل اورغریب نواز کی روحانی طور پر رہنمائی کے باعث ہندوستان میں اسلام کو فتح ونصرت نصیب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں کا استعمال کیا چنانچہ اجمیر اوراس کے گرد ونواح سے نکل کر دیگر علاقوں میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت خواجہ غریب نواز کواپنے مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حضرت پیر ومرشد سے ملاقات کے لئے ۵۹۸ ہجری میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ جب آپ بلخ پہونچے بلخ میں ایک خانقاہ میں قیام کے دوران ایک فلسفی عالم مولانا ضیاء الدین کوحضرت غریب نواز کی آمد کا علم ہوا۔ مولانا نے دل میں خیال کیا کہ آج غریب نواز سےعلم فلسفہ کےمتعلق گفتگو کروں گا اورانھیں لاجواب کروں گا اور اپنے علم دانی کا سکہ جماؤں گا۔ جب حضرت غریب نواز نماز سے فارغ ہوئے تو مولانا سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے مولانا کوایک بوٹی کھانے کودیا۔ حضرت غریب نواز نے دوسری بوٹی سے وزہ افطار کیا۔ مولانا ضیاءالدین کا بوٹی کوکھانا تھا کہ ان کے دل کی دنیا بدل گئی جس علم پرانھیں ناز تھا وہ ساراعلم بھول چکے تھے دل کی تاریکی دور ہوگئی فاسد خیالات دل سے جاتے رہے نگاہ خواجہ نے فاسد خیالات کونکال کراسرار الٰہی ڈالدیئے' پھرکیا تھا۔مولانا آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے پیرومرشد حضرت عثمان ہارونی کی خدمت میں پہونچے اور کافی عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اورتمام فیوض وبرکات حاصل کرنے کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے۔ بلخ' عنبرنی' لالاہور ہوتے ہوئے دلی پہونچے اور وہاں سے اجمیر اۂے اور اپنے پیرومرشد کی عطا کردہ فیوض وبرکات سے اہل اجمیر کو اتنا نوازہ کہ آج بھی وہاں کے سنگ ریزوں سے نورایمان پھوٹ رہا ہے اورلوگ خواجہ کی چوکھٹ سے اپنی مرادیں پارہے ہیں۔

عرش اعظم کی خبر لاتے ہیں لانے والے   نوریزداں کے اپنوں کی نہ باتیں پوچھو

غریب نواز کے ارشادات :

(☆) عارف ملک و مال سے بیزار ہوتا ہے (☆) عارف حقیقی خدا سے کچھ نہیں مانگتا (☆) عارف دنیا کا دشمن اور اللہ کا دوست ہوتا ہے (☆) متقی عارف صادق کے لئے گداگری حرام ہے (☆) اہل عرفان یاد الٰہی کے سوا زبان سے کوئی اور بات نہیں نکالتے (☆) عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا اور نہ وہ کسی اور کی طرف التفا کرتے ہیں (☆) عارفوں میں صادق وہ ہیں جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھتے (☆) عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں اس سے تمام عالم منور ہوتا ہے

(☆) عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو اور نہ وہ کسی کی ملکیت ہو

(☆) جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے تو سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں

(☆) جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کردے وہ اہل سلوک میں داخل نہیں ہوسکتا (☆) راہ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اُٹھالے

(☆) محبت میں صادق وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے سب کو بھلا دے اور دنیا سے بیزار ہوجائے (☆) جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہیں ہوگی مرید منزل تک نہیں پہونچ سکتا

(☆) عشق راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام ونشان نہیں ملتا

(☆) دریاؤں کا پانی شور کرتا ہے لیکن جب وہ سمندر سے مل جاتا ہے تو آواز نہیں رہتی ......اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہوتا ہے تو واویلا نہیں کرتا (☆) عاشق کا دل آتش کدہ محبت ہے جو اس میں آئے اسے جلا کر ناچیز کردیتا ہے کیونکہ عشق کی آگ سے تیز کوئی آگ نہیں (☆) اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنھیں اس کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے انھیں عالم موجودات کی کسی بھی چیز کی خبر نہیں ہوتی (☆) اگر دوست کی دوستی میں دو جہاں بھی بخش دے جائیں تو بھی کم ہے (☆) اللہ تعالیٰ سے دوستی اسطرح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے (یعنی دنیا ونفس) تو وہ بھی اس دشمنی رکھے (☆) نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بدکام سے بہتر ہے

(☆) یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہو جاتا ہے (☆) عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا (☆) درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ جانے دے (☆) گناہ تمھیں اتنا نقصان نہیں پہونچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کا ذلیل وخوار کرنا (☆) دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو (☆) اے غافل اس سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفر آخرت (☆) قیامت کے روز اگر بہشت میں کوئی چیز پہونچائے گی تو وہ زہد ہے (☆) خود پرستی اور نفس پرستی بت پرستی ہے جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہیں ہوگی (☆) کافر سو برس تک **لااله الا الله** کہے تو وہ مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ **محمد رسول الله** کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ طریقت کے لئے دس (۱۰) شرطیں لازم ہیں ان کے بغیر کوئی شخص صوفی کامل نہیں ہوتا : (۱) طلب حق (۲) طلب مرشد (۳) ادب (۴) رضا (۵) محبت وترک فضول (۶) تقویٰ (۷) استقامت شریعت (۸) کم کھانا، کم سونا، کم بولنا (۹) عزت اختیار کرنا خلق سے (۱۰) روزہ، نماز...... وغیرہ

حضرت غریب نواز کی شادی :

حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی ساری زندگی دین متین کی ترویج واشاعت میں صرف کردی ایک رات خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے پھر تو ہماری سنتوں میں سے ایک سنت کو ترک کر رہا ہے۔ اس خواب کے بعد بڑھاپے کی عمر میں آپ نے عقد کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس سنت کی تکمیل کے لئے حاکم قلعہ بہلی نے حضرت غریب نواز کی خدمت اقدس ایک لڑکی کو پیش کیا جو جہاد میں گرفتار ہو کر آئی تھیں ان کی مرضی ومنشاء کو پوچھ کر اسے اسلام کی دعوت دی اور اس نے اسلام قبول کیا پھر غریب نواز نے اس کا نام امۃ اللہ رکھا ۵۹۵ ہجری میں پہلی شادی کی اور فرمان رسول کے مطابق ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔ فرمایا امۃ اللہ نہایت ہی پارسا تھیں۔

حضرت غریب نواز کی دوسری شادی۔ اولاد امجاد :

سید وجیہ الدین مشہدی اپنی لڑکی کی شادی کے سلسلے میں متفکر تھے کہ ایک رات خواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ فرما رہے ہیں اے فرزند ! رسول خدا ﷺ کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین کے ساتھ کر دے۔ سید وجیہ الدین مشہدی نے حضرت غریب نواز سے خواب بیان کیا اور غریب نواز نے رشتہ قبول فرمایا۔ حضرت غریب نواز ۶۳۰ ہجری میں بی بی عصمت اللہ بنت سید وجیہ الدین سے دوسرا نکاح فرمایا۔

حضرت غریب نواز کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں : حضرت سید خواجہ ضیاء الدین، حضرت سید خواجہ فخر الدین، حضرت سید خواجہ حسام الدین اور سیدہ بی بی حافظہ جمالی (خزینۃ الاصفیاء، مرأۃ الاسرار)

غریب نواز کے خلفاء :

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے چند مشہور و معروف خلفاء کے اسماء گرامی یہ ہیں :

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ فخر الدین چشتی علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ عبداللہ جوگی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ صدر الدین کرمانی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ وجیہ الدین علیہ الرحمۃ	بی بی حافظہ جمال علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ برہان الدین علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ محمد خرک فارنوتی
حضرت خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ علی سنجری
حضرت خواجہ احمد علیہ الرحمۃ	حضرت خواجہ یادگار سبزواری علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ محسن علیہ الرحمۃ	حضرت شیخ احمد سلطان مسعود غازی علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ سلیمان غازی علیہ الرحمۃ	

غریب نواز کا وصال :

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

موت ایک پُل ہے جو یار کو یار سے ملا دیتا ہے

حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں دعوتِ حق تبلیغ واشاعتِ دین کے ذریعہ اسلام کا پرچم بلند فرمایا اور اپنی روحانی قوت اور باطنی کمالات سے ظلمت کدہ ہند کو رشد وہدایت کا سرچشمہ بنا' یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کے قیام ہند کے مختصر ایام میں پچانویں لاکھ (۹۵،۰۰،۰۰۰) ہندؤں (کفار ومشرکین) کو کلمہ پڑھا کر دامن اسلام سے وابستہ فرمایا۔ جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہوجاتا ہے تو اسے منزل حقیقی کی طرف لوٹنے کی فکر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز کا کام بھی تکمیل کو پہونچ چکا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے زندگی دو دوست کے درمیان دیوار ہے اب اس دیوار کے گرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جب حضرت خواجہ غریب نواز کے وصال کا وقت قریب آیا تو اولیاء کرام نے خواب میں سرور کائنات ﷺ کو دیکھا کہ آپ کسی کا انتظار کررہے ہیں اولیاء اللہ نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کس کا انتظار کررہے ہیں؟ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: معین الدین کی روح کا انتظار کررہا ہوں۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی وفات سارے ہندوستان کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی ۶۳۷ ہجری ۶/ رجب المرجب ستانوے سال کی عمر میں اجمیر کی مقدس سرزمین پر آپ نے وصال فرمایا اس میں سے چالیس سال آپ نے اجمیر شریف میں بسر فرمائے۔ ہزاروں ارادت مند بچشم نم جنازہ میں شریک ہوئے۔ حضور غریب نواز ظاہری طور پر ہم سے پردہ فرماچکے ہیں لیکن حقیقت میں غریب نواز کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہے ان شآء اللہ آپ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر — ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا — حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے